روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 12جون 2012ء 21رجب 1433ہجری 12احسان 1391ہش جلد 62-97 نمبر 136

مشکلات سے نجات کی دعا

حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ایک دفعہ ایک شخص نے اپنی مشکلات کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ ''استغفار کثرت سے پڑھا کرو اور نمازوں میں...... **یا حی یا قیوم استغیث برحمتک یا ارحم الراحمین** پڑھو۔(یعنی اے زندہ اور قائم رہنے والے خدا میں تیری رحمت سے تیری مدد چاہتا ہوں۔اے تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔)

(ملفوظات جلد4صفحہ 250)

حضور انور کے دورہ ہالینڈ اور جرمنی کی روداد، جلسوں کے بابرکت انعقاد اور خدا کے فضلوں کی بارش کی جھلک

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے کی تائید و نصرت فرماتا اور اس کی غیرت بھی رکھتا ہے

جلسہ سالانہ جرمنی عمومی طور پر بہت اچھا رہا۔اللہ تعالیٰ ہر ایک کے ایمان و ایقان میں برکت عطا فرمائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8جون 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8جون 2012ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آپ کی جماعت کی ترقی کے جو وعدے ہیں، وہ ہر احمدی بلکہ مخالفین بھی پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔اگر مخالف نہ ہوتے تو ایسی اعجازی ترقی بھی نہ ہوتی، اعجاز تو مقابلے اور مخالفت سے ہی چمکتا ہے۔ایک طرف تو جماعت کے خلاف نفرت اور مخالفت کی انتہا ہو چکی ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ حیرت انگیز طور پر اس جماعت کو بڑھا رہا ہے۔یہ خدا تعالیٰ کا ایک فعل ہے جس کی تہہ اور سرّ کو کوئی نہیں جان سکتا۔پس خدا تعالیٰ کی اس عجیب تائید و نصرت کے نظارے ہم روز دیکھتے ہیں۔

حضور انور نے اپنے حالیہ دورہ ہالینڈ اور جرمنی کی روداد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ غیروں پر بھی ہماری باتوں کا نیک اثر اللہ تعالیٰ ظاہر فرماتا ہے جس کا اظہار یہ لوگ برملا ہمارے پروگراموں میں شامل ہو کر کرتے ہیں۔دورہ ہالینڈ کے دوران ڈچ لوگوں کے ساتھ ایک ریسپشن ہوئی۔جس میں دین حق کی خوبصورت تعلیم، آنحضرت ﷺ کا اسوۂ حسنہ اور قرآن کریم کی تعلیم کے حوالے سے امور بیان کئے۔وہاں کے ایم پی نے بھی اپنے خطاب میں دین حق اور احمدیت کے متعلق نیک تاثرات اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔وہاں کی اخبارات اور نیشنل اخبار نے بھی جلسے اور اس ریسپشن کے بارے میں بڑے عمدہ رنگ میں خبریں شائع کیں۔حضور انور نے بعض اخبارات کی خبروں کے تراشے بھی پیش فرمائے۔فرمایا کہ ہالینڈ کا ایک سیاستدان ولڈر جو دین حق اور آنحضرت ﷺ کی دشمنی میں بڑھا ہوا ہے۔اس کے مقابلے میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ دین حق اور آنحضرت ﷺ کی خوبصورت امن پسند تعلیم کے بیان سے غلط فہمیاں دور ہو رہی ہیں۔

حضور انور نے ہالینڈ کے بعد جرمنی کے دورے اور جلسے کے احوال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس دورے میں بھی ایک بیت الذکر کا افتتاح اور تین کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔اس موقع پر بھی ایک فنکشن ہوا جس میں بڑے بڑے عمائدین شامل ہوئے اور جماعت احمدیہ کا تعارف اور دین کی تعلیم پہنچانے کا موقع ملا۔پروگرام میں شامل 500 سے زائد جرمن اور دوسرے مہمانوں پر حضور انور کے خطاب کا کافی اچھا اور نیک اثر ہوا۔پھر مختلف ممالک سے آئے ہوئے غیر از جماعت احباب سے ملاقاتیں ہوئیں۔تمام لوگ جلسے کی کارروائی، تقاریر اور ڈسپلن وغیرہ سے بہت متاثر تھے۔امسال جلسہ جرمنی میں پہلی دفعہ ایک اہم کام عالمی بیعت بھی تھی۔یہ عالمی بیعت کا نظارہ بھی بڑا ایمان افروز ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہر ایک کے ایمان و ایقان میں برکت دے۔بہر حال جرمنی کا جلسہ بھی عمومی طور پر بہت اچھا رہا، تقریروں کا معیار بھی بہت اچھا تھا۔برکتوں کو سمیٹنے والا اور سمیٹ کر پھر بکھیرنے والا بھی یہ جلسہ تھا۔

حضور انور نے جلسہ کے انتظامی امور کے بارے میں فرمایا کہ عمومی طور پر تمام انتظامات اچھے رہے لیکن بڑے انتظامات میں بعض جگہ پر شکایات اور کمزوریاں بھی نظر آتی ہیں۔حضور انور نے دوران جلسہ بعض شعبہ جات میں پیدا ہونے والی شکایات اور خامیوں اور کمزوریوں کا ذکر کر کے ان کے تدارک کیلئے اہم ہدایات اور نصائح فرمائیں۔

حضور انور نے آخر پر فرمایا کہ بہر حال جلسہ عمومی طور پر بہت اچھا تھا، پروگرام اور تقریریں بھی بہت اچھی ہوئیں۔لوگوں کا جوش و جذبہ بھی قابل دید تھا۔اللہ تعالیٰ اس کی برکات بھی ہمیشہ قائم رکھے۔

بچوں کے پاس ہونے کی خوشی

خدا کے فضل و کرم سے جماعت ہشتم تک رزلٹ نکل آئے ہیں اور اب میٹرک کا امتحان طلبہ نے دیا ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

طلبہ کی امداد کا ایک فنڈ ہے تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 26نومبر 2007ء)

بہت سے والدین نے اپنے بچوں کے پاس ہونے کی خوشی میں امداد طلباء میں رقم دینے کے وعدہ جات کئے تھے 30جون تک تمام وعدہ کنندگان سے گزارش ہے کہ وہ اس مد میں ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(نظارت تعلیم)

موسم گرما کی تعطیلات کے دوران لینگوئج کورسز

وقف نو لینگوئج انسٹیٹیوٹ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں موسم گرما کی تعطیلات کے دوران مندرجہ ذیل لینگوئج کورسز کروائے جائیں گے۔

☆انگلش لینگوئج کورس برائے طالبات
☆انگلش لینگوئج کورس برائے طلباء
☆ عربی لینگوئج کورس برائے طلباء وطالبات (4th تا 6th کلاس)

جو واقفین و واقفات نو ان کورسز میں دلچسپی رکھتے ہوں وہ مورخہ 13جون 2012ء کو انسٹیٹیوٹ واقع بیت النصرت دارالرحمت وسطی ربوہ سے (عصر تا مغرب) رجسٹریشن فارم حاصل کر لیں۔مزید معلومات کیلئے اس فون نمبر پر رابطہ کریں۔047-6011966

(انچارج وقف نو لینگوئج انسٹیٹیوٹ ربوہ)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ”درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو“

”دل کی استقامت کے لئے بہت استغفار پڑھتے رہیں“

اللہ تعالیٰ ان تمام رفقاء کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں میں بھی صبر اور استقامت اور ثبات قدمی جاری فرمائے

حضرت مسیح موعود کے رفقاء کی نہایت درجہ ایمان افروز روایات کا تذکرہ جن سے ان کے صبر و استقامت اور دینی غیرت پر روشنی پڑتی ہے

مکرمہ امۃ الحفیظ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم شمس الحق خان صاحب کی نماز جنازہ حاضر اور مکرم سید محمد احمد صاحب ابن مکرم سید محمد افضل صاحب کی نماز جنازہ غائب۔ مرحومین کا ذکر خیر

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13/اپریل 2012ء بمطابق 13 شہادت 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”جب تک استقامت نہ ہو بیعت بھی ناتمام ہے۔ انسان جب خدا تعالیٰ کی طرف قدم اُٹھاتا ہے تو راستہ میں بہت سی بلاؤں اور طوفانوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ جب تک اُن میں سے انسان گزر نہ لے منزل مقصود کو پہنچ نہیں سکتا“۔ فرمایا کہ ”امن کی حالت میں استقامت کا پتہ نہیں لگ سکتا کیونکہ امن اور آرام کے وقت تو ہر ایک شخص خوش رہتا ہے اور دوست بننے کو تیار ہے۔ مستقیم وہ ہے کہ سب بلاؤں کو برداشت کرے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 515۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے ایک جگہ یہ تلقین فرماتے ہوئے کہ استقامت کس طرح حاصل ہوسکتی ہے فرمایا کہ:

”درود شریف جو حصولِ استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو۔ مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن اور احسان کو مدِّ نظر رکھ کر اور آپ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لیے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیتِ دُعا کا شیریں اور لذیذ پھل تُم کو ملے گا“۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 38۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک موقع پر اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

”دل کی استقامت کے لئے بہت استغفار پڑھتے رہیں۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 183۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اس وقت مَیں حضرت مسیح موعود کے (رفقاء) کی کچھ روایات جن میں اُن کے صبر و استقامت پر روشنی پڑتی ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا اُن کے ساتھ کیا پیار کا سلوک ہوتا تھا؟ کس طرح اُن کی دعائیں بھی قبول ہوتی تھیں؟ اُس کے بارے میں بیان کروں گا۔

حضرت نور محمد صاحب روایت کرتے ہیں کہ 7/جنوری 1906ء کو میں مع عیال خود بلوچستان چلا گیا۔ (بلوچستان میں تھے) وہاں پہنچ کر جب میرے استاد مولوی محمد صاحب امام مسجد اہلحدیث نے سنا تو مجھ کو طلب کیا۔ (یعنی قادیان آئے تھے وہاں سے بیعت کر کے واپس گئے) اور کہا کہ مرزا صاحب کتابوں میں تو اچھا لکھتے ہیں مگر در پردہ تلقین کچھ اور کرتے ہیں۔ (یعنی لکھتے کچھ اور ہیں اور کہتے اپنے مریدوں کو کچھ اور ہیں۔) کہتے ہیں چنانچہ حضرت اقدس کے حضور خط لکھ کے عرض کیا گیا تو حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے قلم سے جواب ملا کہ ہماری تلقین دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل پر کمی یا زیادتی کرنے والا لعنتی ہے۔ یہ جواب جب مولوی صاحب کو دکھایا گیا تو اُس نے اور تو کچھ نہ کہا، صرف یہ کہا کہ سناؤ تم کو بھی الہام ہوا ہے یا نہیں۔ (یعنی مذاق اُڑانا شروع کیا) تو مَیں نے کہا کہ ہاں حضرت مسیح موعود کی اخبار میں یہ پڑھ کر کہ لوگوں کو ہمارے متعلق خدا سے پوچھنا چاہئے، تو مَیں نے دعا کی تھی اور مجھے الہام ہوا تھا کہ ”صادق ہے، قبول کرلو“۔ اس کے بعد کہتے ہیں مَیں جدھر جاتا، بازار میں چلتا، بلکہ دفتر کے اندر باہر مجھے چڑانے کے لئے لوگ آوازیں کستے اور مجھے چھیڑنے کے لئے کہ مَیں مسیح موعود کی بیعت کر کے آیا ہوں تو چپڑاسی کو کوئی افسر کہہ رہا ہے کہ حقہ موعود لے کر آؤ، بلی موعود کو مارو، کاغذ موعود لاؤ۔ اس قسم کی بیہودہ قسم کی باتیں شروع کر دیں، وغیرہ وغیرہ۔ تو کہتے ہیں کہ میری اُس وقت کی دعائیں یہ ہوتی تھیں کہ اے مولیٰ کریم! حضرت مسیح موعود کے طفیل میری فلانی دعا قبول فرما۔ اور ہر اتوار کو حضرت اقدس کے حضور عریضہ لکھ دیا کرتا۔ چنانچہ ایک دعا میری یہ تھی کہ بطفیل حضرت صاحب کوئٹہ سے ترقی پر میری تبدیلی فرما کیونکہ میرا افسر خان بہادر محمد جلال الدین سی آئی ای پولیٹیکل ایڈوائزر قلّات تھا اور وہ بھی احمدیت کا سخت مخالف تھا تو مَیں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کے دفتر سے تبدیل فرما دے اور تبدیلی بھی ترقی کے ساتھ ہو۔ کہتے ہیں تین روز نہیں گزرے تھے کہ میں مستوفی صاحب لاڑی کا سرشتہ دار ہو کر تبدیل ہو گیا۔ وہاں پہنچتے ہی جب مَیں نے دیکھا کہ مَیں تنہا ہوں تو حضرت صاحب کے حضور روزانہ دعا کے لئے ایک کارڈ لکھنا شروع کیا۔ پھر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اُس کے نتیجے میں وہاں بارہ آدمی ایک سال کے اندر اندر احمدی بنائے اور اس کثرت سے مجھ پر الہامات کا دروازہ کھلا کہ کوئی رات نہ جاتی تھی کہ کوئی نہ کوئی الہام نہ ہوتا ہو۔

روایت کے رجسٹر میں یہاں لکھنے والے نے کچھ آگے پیچھے لکھا ہوا ہے بہرحال پھر آگے روایت یہ چلتی ہے کہ شادی خان نامی ایک قصاب تھا جو احمدی ہو گیا اور وہاں ایک میاں گل صاحب بھی تھے جو بلوچوں کے سردار تھے اور اُن کو بھی جب پتہ لگا کہ شادی خان احمدی ہو گیا ہے تو انہوں نے اپنے لوگوں کو کہا کہ شادی خان کا گوشت جو قصائی کی دکان سے خریدتے تھے وہ پھینک دو اور یہ احمدی ہے اس کو مارو۔ چنانچہ وحشی (-) نے ایسا ہی کیا۔ اُس کے سر سے خون بہہ رہا تھا اور مقدمہ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر سِبّی بلوچستان کے حضور دادرسی کی درخواست دی گئی تو مقدمہ دائر کرنے کے بعد کہتے ہیں مجھ کو الہام ہوا کہ شادی خان کا مکان بچایا جاوے گا۔ مَیں نے سب دوستوں کو اس سے اطلاع دی کہ سب مع بال بچوں کے جو تعداد میں چھتیس کس تھے سب شادی خان کے مکان میں چلے جاؤ۔ چنانچہ سب چلے گئے۔ نتیجہ کا انتظار تھا کہ شادی خان نے آدھی رات کے وقت کہا۔ شادی خان صاحب نے بھی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خواب دیکھی کہ مَیں ایک بڑے دربار میں طلب کیا گیا۔ وہاں ایک شخص بڑی شان وشوکت سے خیمہ لگائے تخت پر بیٹھا ہے۔ اُس کے گرد اِس اُمّت کے اولیاء بیٹھے ہیں اور حضرت مسیح موعود دروازے پر کھڑے میرا انتظار کر رہے ہیں۔ مَیں نے جب پوچھا تو اُس وقت میرے سر سے خون بہہ رہا تھا اور حضرت مسیح موعود نے ایک ہاتھ میری ٹھوڑی پر رکھا اور دوسرے سے سر کو پکڑ کر اُس تخت کے پاس لے گئے (یہ خواب اپنی بتا رہے ہیں) اور عرض کی کہ جب میرے مریدوں کا یہ حال ہو تو مَیں کیا کروں؟ تخت والے نے آواز دی کہ کوئی ہے۔ ایک بڑا جرنیل کہ تمغے اُس کے لگے ہوئے تھے حاضر ہوا۔ اُس کو حکم ہوا کہ شادی خان کے ساتھ جاؤ۔ چنانچہ مَیں آگے ہوا۔ میرے پیچھے جرنیل اور اُس کے پیچھے فوج ہے اس شہر میں داخل ہوگئی۔ (یہ انہوں نے خواب دیکھی) اس کے بعد انہوں نے کہا اب میں مقدمہ نہیں کرنا چاہتا۔ میرا بدلہ خود خدا لے گا۔ چنانچہ اس کے بعد پانی کا ایک طوفانِ عظیم آیا اور شہر کے بیرونی حصے کو غرق کر دیا صرف شادی خان کا مکان بچ گیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 5 صفحہ 77 تا 79)

حضرت جان محمد صاحب ولد عبدالغفار صاحب ڈسکوی فرماتے ہیں کہ ''1903ء میں ہم احمدیوں کی سخت مخالفت ہوئی اور خاص کر میری کیونکہ میں ڈسکہ میں پہلا احمدی تھا اور مجھے زیادہ تکلیف دیتے تھے۔ سقّہ اور خاکروب کو بھی روکا گیا۔'' یعنی پانی ڈالنے والے کو اور صفائی کرنے والے کو روکا گیا۔ سقّہ نے یہ کہہ کر کہ مجھے تحصیلدار صاحب کہتے ہیں کہ مولوی صاحب کو پانی دیا کرو، ان کو کہا کہ اگر تم نے مجھے روکا تو مَیں تحصیلدار صاحب سے کہوں گا کیونکہ مجھے اُن کا حکم ہے کہ ان کا پانی نہیں روکنا۔ خیر اُس سے تو وہ رک گئے۔ اور خاکروب کو جب کہا (خاکروب وہاں ہمارے پاکستان میں عموماً عیسائی یا ایسی cast کے ہوتے ہیں جس کو عموماً لوگ پسند نہیں کرتے، حالانکہ کسی قسم کا کوئی امتیاز نہیں ہونا چاہئے) تو بہرحال کہتے ہیں اُس نے یہ کہا کہ نہ مولوی صاحب تمہارے ساتھ کھاتے ہیں نہ تم لوگ۔ (یعنی کھانا تو اکٹھے تم لوگ کھاتے نہیں۔ نہ وہ تمہارے ساتھ کھائیں نہ تم کھاؤ) پھر انہوں نے اس میں یہ شرط رکھی کہ اگر تم ہمارے ساتھ کھالو تو پھر مولوی صاحب کو چھوڑ دیں گے۔ وہ شرمندہ ہوئے لیکن مخالفت کرتے رہے۔ خاکسار نے حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت بابرکت میں لکھا کہ لوگ میرا پانی بند کرتے ہیں اور مسجدوں میں نماز پڑھنے سے روکتے ہیں۔ اگر مولوی فیروز دین اور چوہدری نصراللہ خان صاحب پلیڈر احمدی ہو جائیں تو جماعت میں ترقی ہو جائے گی۔ حضرت اقدس نے مجھے جواباً لکھا کہ آپ یہ خیال مت کریں کہ فلاں احمدی ہو جائے گا تو جماعت بڑھے گی۔ آپ صبر کریں اور نمازوں میں دعائیں کریں۔ یہ سلسلہ آسمانی ہے انشاء اللہ بڑھے گا اور زمین کے کناروں تک پہنچے گا اور سب سعید روحیں اس میں داخل ہوں گی۔ (بیوت) احمدیوں کی ہوں گی، آپ گھبرائیں نہیں''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7صفحہ 41)

اور اللہ کے فضل سے جماعت وہاں پھیلی بھی۔ پس یہ (بیوت) احمدیوں ہی کی ہونی ہیں جتنی چاہے پابندیاں لگاتے رہیں یا وہاں آپ کی مخالفتیں کرتے رہیں۔

حضرت عبداللہ صاحب ولد اللہ بخش صاحب فرماتے ہیں کہ ''حضور انور کا وصال ہوگیا۔ مَیں وہیں موجود تھا۔ غیر احمدی وغیرہ مخالفین بطور تماشا بلڈنگ کے باہر تماشا دیکھ رہے تھے۔ ہم باہر دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک دوست کی چیخیں نکلنے لگیں۔ حضرت خلیفہ اول باہر تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ میرا ایمان جیسا کہ پہلے تھا اب بھی ویسا ہی ہے۔ حضرت مرزا صاحب اپنا کام کر کے چلے گئے۔ یہ استقلال دکھانے کا موقع ہے نہ کہ رونے کا''۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 148)

پھر ایک روایت ہے حضرت خیر دین صاحب ولد مستقیم صاحب کی۔ فرماتے ہیں کہ میرے استاد صاحب جن کا نام مولوی اللہ دتّا صاحب تھا وہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے معتقد تھے۔ جس زمانے میں مولوی محمد حسین بٹالوی نے رسالہ اشاعۃ السنۃ لکھا تو انہوں نے وہ رسالہ پڑھا۔ پوچھا کہ وہ کون شخص ہیں جن کی آپ نے یہ تعریف لکھی ہے۔ کہاں رہتے ہیں؟ میرا دل چاہتا ہے کہ اُن کی زیارت کروں۔ چنانچہ وہ جناب حضرت اقدس کی زیارت کے لئے قادیان آئے۔ جب وہ آئے تو حضور لیٹے ہوئے تھے۔ انہوں نے آکر حضور کو دبانا شروع کر دیا۔ دباتے دباتے حضرت اقدس کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا تو عرض کی کہ حضور جو حدیثوں میں امام مہدی کا حلیہ بیان ہوا ہے وہ آپ پر چسپاں ہوتا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود کے بیعت لینے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ حضور مسکرا کر خاموش رہے۔ پھر مولوی اللہ دتّا صاحب کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ حضور! میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کی بیعت کرلوں۔ حضور نے فرمایا مجھے ابھی حکم نہیں۔ معلوم ہوا کہ حضور نے جو کچھ بننا تھا، بن چکے تھے، صرف حکم کی انتظار تھی۔ کہتے ہیں میرے استاد صاحب حضرت اقدس کی محبت سے بھر گئے اور اپنے گاؤں واپس چلے گئے۔ جب حضور نے بیعت کا اشتہار دیا، اُسی وقت انہوں نے بیعت کر لی۔ مَیں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کے ساتھ کوئی مخالفت نہیں کی اور اُن کے ساتھ ہی رہا۔ لوگوں نے اُنہیں بہت دکھ دیا تھا اور تکلیفیں پہنچائی تھیں۔ میں خوش اعتقاد تو رہا مگر صرف سُستی سے 1906ء کا وقت آ گیا۔ 1906ء میں خدا تعالیٰ کے فضل سے میں نے آ کر دستی بیعت کی۔ ظہر کی (نداء) ہو چکی تھی۔ حضور (بیت) مبارک کے محراب میں رونق افروز ہوگئے اور فرمایا کہ کوئی بیعت کرنے والا ہے تو بیعت کر لے۔ مَیں وضو کر کے نماز کے لئے آ رہا تھا۔ جب سیڑھیوں کے قریب آیا تو کسی شخص نے آواز دی کہ حضور فرماتے ہیں جس نے بیعت کرنی ہو جلدی سے آ کر کر لے۔ چنانچہ خاکسار نے فوراً خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کر لی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 154-153)

پھر حضرت قاضی محمد یوسف صاحب فرماتے ہیں: ''قریباً ستائیس برس ملازمت سرکاری کی اور پندرہ روپے ماہوار سے دوسو'' روپے ماہوار'' تک تنخواہ ملی بلکہ زیادہ بھی۔ ہر مشکل اور تکلیف میں جہاں کوئی دوست کام نہ آسکا وہاں صرف اللہ تعالیٰ ہی کام آتا رہا اور میرے سب کام اُس کے فضل وکرم سے ہوئے۔ بڑے بڑے ابتلا آئے اور آسانی سے گزر گئے۔ بیگانوں نے تو کرنا ہی تھا خود اپنوں نے میرے ساتھ سالہا سال برادرانِ یوسف کا سا سلوک روا رکھا۔ مگر خدا تعالیٰ نے ہر معاند وحاسد کو اُس کے حسد وعناد میں ناکام رکھا۔ خدا تعالیٰ نے ہمیشہ میری دعائیں سنیں۔ اللہ ہی کے حق میں میرا خیر مدّنظر تھا۔'' کہتے ہیں کہ ''اہلِ لاہور نے توہینِ رسول کا ایک بہتان میرے ذمہ باندھا اور احرارِ سرحد نے میرے قتل کے واسطے ایک بے گناہ شخص کو میرے سرِ بازار قتل پر آمادہ کیا۔ خدا تعالیٰ نے میری بریت کے واسطے پستول میں گولی ٹیڑھی کر دی اور پستول چل نہ سکا۔ قاتل کو ارباب محمد نجیب خان صاحب احمدی نے گرفتار کیا اور حوالہ پولیس ہوا اور گورنمنٹ سرحد نے اُس کو نوسال کے واسطے جیل میں بند کر دیا۔ دشمن ناکام ہوئے۔ خدا ہمارے ساتھ تھا اور اب بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود کا الہام پورا ہوا کہ ''آگ سے ہمیں مت ڈراؤ، آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔''

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ200-199)

پھر حضرت میاں نظام الدین صاحب ٹیلر ماسٹر فرماتے ہیں کہ ''1902ء مارچ میں ہم جہلم سے انجمن حمایتِ اسلام کا جلسہ دیکھنے کے لئے لاہور آئے۔ ہم تین آدمی تھے۔ جلسہ گاہ کے باہر ایک مولوی کو دیکھا۔ وہ قرآنِ مجید ہاتھ میں لے کر کھڑا تھا اور کہتا تھا کہ میں قرآن اُٹھا کر کہتا ہوں کہ مرزا نعوذ باللہ کوہڑا ہو گیا ہے۔'' (یعنی اُن کو کوڑھ ہو گیا ہے)۔ ''وہ نبیوں کی ہتک کرتا تھا اور ساتھ ساتھ ایک چھوٹا سا اشتہار بھی بانٹ رہا تھا جس کا یہی مضمون تھا۔ میں نے اس سے اشتہار بھی لیا اور ساتھیوں سے کہا کہ چلو قادیان چل کر مرزا صاحب کی حالت دیکھ آویں تاکہ چشم دید واقعہ ہو جائے۔ ہم تینوں قادیان آئے تو مغرب کی نماز میں حضرت صاحب کو دیکھا تو وہ بالکل تندرست تھے۔ میرے ساتھی اور میں حیران ہوئے کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ ہمارے مولوی نے جھوٹ بولا ہے یا یہ آدمی جو ہمیں بتایا گیا ہے، مرزا صاحب نہیں کوئی اور ہے؟ رات گزر گئی۔ صبح ہم نے مولوی صاحب (یعنی حضرت خلیفہ اوّل) سے جا کر دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ''یہی مرزا ہے جس کو تم نے دیکھا ہے اور اشتہار بھی'' حضرت خلیفہ اوّل نے ''اپنی جیب سے نکال کر ہم کو دکھلایا کہ یہ ہمارے پاس بھی پہنچا ہے۔ اب تم جس کو چاہو سچا کہہ سکتے ہو، خواہ اپنے مولوی کو جس نے اتنا بڑا جھوٹ بولا ہے'' قرآن اُٹھا کر یہ اعلان کر رہا ہے کہ مرزا کوڑھی ہو گیا'' خواہ مرزا کو جو تمہارے سامنے تندرست نظر آ رہا ہے۔ ظہر کی نماز کے وقت جب حضرت صاحب نماز کے لئے تشریف لائے تو مَیں نے حضور کو سارا حال بیان کیا تو حضور نے ہنس کر فرمایا کہ میری مخالفت میں مولوی لوگ جھوٹ کو جائز سمجھتے ہیں۔ حدیثوں میں ایسا لکھا تھا کہ مسیح موعود کے وقت علماء بدترین خلائق ہوں گے۔ مجھ کو حضور کی باتیں سن کر راحت ہوئی اور مَیں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ مَیں تو بیعت کرتا ہوں اور یہ میرے ساتھی بھی اتنا جھوٹ دیکھ کر ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ آپ ہمیں اسی وقت بیعت میں داخل فرما کر ممنون فرماویں۔ حضور نے فرمایا کہ اتنی جلد بیعت کرنا ٹھیک نہیں۔ ابھی تم نے ہماری باتیں نہیں سنیں۔ کچھ دن صحبت میں رہیں۔ باتیں سنیں۔ پھر اگر پورا یقین ہو تو بیعت کر لیں۔ ایسا نہ ہو کہ

آپ لوگ بیعت کر جائیں اور مولوی لوگوں کے اعتراض سن کر پھر جائیں تو گنہگار ہوں گے۔ (اگر بیعت کر لی اور پھر اگر پھر گئے تو تم بہت زیادہ گنہگار ہو گے) اس لئے پہلے کم از کم ایک ہفتہ ضرور ہماری صحبت میں رہیں۔ ہم خاموش ہو گئے، وہاں رہے۔ حضور نماز سے فارغ ہو کر اندر چلے گئے۔ اور پھر کچھ عرصہ بعد کہتے ہیں کہ مَیں چونکہ درزی تھا۔ کسی کے پاس بارہ روپے ماہوار پر ملازم تھا۔ اُس نے مجھے میرے احمدی ہونے کی وجہ سے مجھ کو جواب دے دیا، نوکری سے فارغ کر دیا۔ اپنے اور بیگانے سب دشمن ہو گئے۔ ایک شخص جو ہمارا ساتھی تھا، وہ حلوائی کا کام کرتا تھا، سب (-) نے اتفاق کر لیا کہ اس کی دکان کا سودا کھانا حرام ہے۔ (آج بھی پاکستان میں بعض احمدی دکانداروں کے ساتھ یہی ہو رہا ہے اور تو اور لاہور ہائی کورٹ بار کے وکلاء نے ایک ریزولیشن پاس کیا ہے کہ شیزان کیونکہ احمدیوں کا ہے اس کو پینا حرام ہے)۔ بہر حال دکان کا سودا اُس نے کہا حرام ہے۔ اس سے مٹھائی نہیں کھانی۔ آٹھ دن تک برابر وہ بائیکاٹ کی تکلیف برداشت کرتا رہا، مگر آٹھویں روز اُس سے برداشت نہ ہوا اور اس نے بیعت چھوڑ دی اور مرتد ہو گیا۔ کہتے ہیں اب ہم دورہ گئے۔ ہم دونوں درزی تھے۔ ہم سب کچھ برداشت کرتے رہے۔ کہتے ہیں مجھے یاد ہے کہ ان دنوں مجھے کئی کئی دن فاقے کرنے پڑے۔ کئی دن کے بعد مَیں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور حالات بیان کئے۔ حضور نے نہایت تسلی بخش الفاظ میں فرمایا اگر آپ نے استقلال دکھلایا تو اللہ تعالیٰ بہت جلد یہ دن آپ سے دور کر دے گا اور اچھے دن لے آئے گا۔ تو کہتے ہیں کہ پھر ایک سال تک بڑی مشکلات میں گزرتے رہے۔ پورا سال انہی مشکلات میں گزر گیا۔ روزی کی تکلیف کی وجہ سے کوئی کام نہیں تھا۔ اس تکلیف کی وجہ سے مَیں چند ماہ کے بعد پھر قادیان آیا اور حضور کی خدمت میں رو پڑا اور اپنی تکلیف بیان کی اور عرض کیا کہ حضور! اجازت دیں تو افریقہ چلا جاؤں۔ شاید اللہ تعالیٰ رحم فرما دے۔ اس پر حضور نے اول تو فرمایا کہ اس راستے میں مومن کو ابتلا آتے ہیں اور بعض دفعہ وہ سخت بھی ہوتے ہیں۔ میں ڈرتا ہوں تم وہاں جا کر کسی سخت ابتلاء میں نہ پڑ جاؤ۔ پھر میرے اصرار پر فرمایا۔ کل بتلاؤں گا دعا کرنے کے بعد۔ چنانچہ دوسرے روز شاید ظہر کی نماز کے وقت فرمایا۔ توکّل الٰہی پر چلے جاؤ (افریقہ چلے جاؤ)۔ مگر خیال رکھنا کہ سلسلہ کی خبر جہاں تک ہو سکے لوگوں کو پہنچاتے رہنا۔ (جہاں بھی جاؤ (دعوت الی اللہ) کا کام نہیں چھوڑنا۔) میں چونکہ اَن پڑھ ہوں مگر سلسلہ کے عشق میں مجھ کو اس قدر (دعوت الی اللہ) کا شوق تھا کہ ہر وقت، ہر آن (دعوت الی اللہ) کا خیال رہتا تھا۔ (وہاں بھی پھر (دعوت الی اللہ) کرتے رہے۔)

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 410تا418)

پھر حضرت غلام محمد صاحب اپنے لاہور کے سفر کا حال بیان کرتے ہیں۔ جب حضرت مسیح موعود لاہور میں تشریف لائے تھے تو ان دنوں میں حضرت مسیح موعود کا لیکچر ہو رہا تھا۔ لیکچر لاہور ہوتا تھا۔ اشتہارات چسپاں کئے جاتے تھے۔ چوہدری اللہ دتّا صاحب مرحوم جو نمبر دار تھے موضع میانوالی خانہ والی تحصیل نارووال کے، وہ لئی کی دیگچی سر پر اُٹھائے ہوئے شہر میں ہر جگہ اشتہار چسپاں کرتے تھے اور اس کو دیکھ کر مخالفین نے اُن کو کئی دفعہ مارا پیٹا، زدوکوب کیا۔ چوہدری صاحب مرحوم اشتہار چسپاں کرتے تھے۔ مخالفین اُس کو پھاڑ دیتے تھے۔ گالیاں نکالتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اُن دنوں کا واقعہ ہے۔ جن مکانات میں حضور قیام فرما تھے اس کے پاس گول سڑک پر درخت لگے ہوتے تھے ٹاہلیوں کے، شیشم کے۔ ایک مولوی مخالف جسے مولوی ٹاہلی کے نام سے پکارتے تھے، صرف پاجامہ ہی اُس نے پہنا ہوا تھا، نہ گلے میں اور نہ سر پر کوئی کپڑا ہوتا تھا۔ بدحواس گالیاں دیتا رہتا تھا اور درختوں پر چڑھ کر یہ بیہودہ بکواس کرتا رہتا تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد3صفحہ171)

پھر حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مَیں قادیان پہنچا۔ وہاں پہنچ کر اپنے مقدمات کا ذکر کیا کہ مخالفین نے جھوٹے مقدمات کر کے اور جھوٹیاں قسمیں کھا کھا کر میرا مکان چھین لیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حافظ صاحب! لوگ لڑکوں کی شادی اور ختنہ پر مکان برباد کر دیتے ہیں۔ آپ کا مکان اگر خدا کے لئے گیا ہے تو جانے دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور اس سے بہتر دے دے گا۔'' کہتے ہیں کہ'' اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ پاک الفاظ سنتے ہی میرے دل سے وہ خیال ہی جاتا رہا بلکہ میرے دل میں وہ زلیخا کا شعر یاد آیا

جمادے چند دادم جاں خریدم ... بحمد اللہ عجب ارزاں خریدم

یہ مشہور ہے کہ زلیخا نے مصر کے خزانے دے کر یوسف علیہ السلام کو خریدا تھا۔ اُس وقت کہا تھا کہ چند پتھر دیئے ہیں اور جان خرید لی ہے، اللہ کا شکر ہے کہ بہت ہی سستا سودا خریدا ہے۔ کہتے ہیں مَیں بھی اللہ کا شکر کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس مقدس بستی قادیان میں جگہ دی اور نتیجہ یہ ہوا کہ وہیں آ گئے اور مکان اُس سے کئی درجہ بہتر دیا۔ بیوی بھی دی اور اولاد بھی دی۔ کہتے ہیں اسی ضمن میں ایک اور بات بھی یاد آئی ہے۔ لکھ دیتا ہوں کہ شاید کوئی سعید الفطرت فائدہ اُٹھائے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد ایک دن (بیت) مبارک میں خواجہ کمال الدین صاحب نے کہا کہ مدرسہ احمدیہ میں جو لوگ پڑھتے ہیں وہ مُلّاں بنیں گے، وہ کیا کر سکتے ہیں۔ (دعوت الی اللہ) کرنا ہمارا کام ہے۔ مدرسہ احمدیہ اُٹھا دینا چاہئے، ختم کر دینا چاہئے۔ اُس وقت حضرت محمود اولوالعزم (یعنی حضرت مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی بیٹھے تھے) وہ کھڑے ہو گئے اور اپنی اس اولوالعزمی کا اظہار فرمایا اس سکول کو یعنی مدرسہ احمدیہ کو حضرت مسیح موعود نے قائم فرمایا ہے یہ جاری رہے گا اور انشاء اللہ اس میں علماء پیدا ہوں گے اور (دعوت) حق کریں گے۔ یہ سنتے ہی خواجہ صاحب تو مبہوت ہو گئے اور میں اُس وقت یہ خیال کرتا تھا کہ خواجہ صاحب کو یقین ہو گیا ہے کہ ہم اپنے مطلب میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے اور دیکھنے والے اب جانتے ہیں کہ اسی سکول کے تعلیم یافتہ فضلاء دنیا میں (دعوت) احمدیت کر رہے ہیں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد4صفحہ133-132)

حضرت شیخ عبدالوہاب صاحب کے بارے میں حبیب احمد صاحب تحریر کرتے ہیں۔ حضرت شیخ صاحب دینی معاملے میں بڑے غیور واقع ہوئے ہیں۔ وہ اَلسِّنُّ بِالسِّنِّ پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مقابلہ کی خاص سپرٹ (spirit) خدا تعالیٰ نے اُن میں رکھ دی ہے۔ مخالفین کے مقابلہ پر سینہ تان کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور بڑی دلیری سے مقابلہ کرتے ہیں۔ ہاں جب کوئی گالیاں دینے لگ جاتا ہے تو خاموش ہو جاتے ہیں اور حضرت مسیح موعود کے اس حکم پر عمل کرتے ہیں۔ ؎

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 266)

حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت اقدس ہماری بیعت لے کر اندر تشریف لے گئے جب وہ بیعت کرنے آئے تھے۔ ہم پہلی مرتبہ قادیان صرف ایک ہی دن ٹھہرے کیونکہ برادرم منشی عبدالغفور صاحب کی وجہ سے جلدی آنا پڑا کیونکہ وہ ڈرتے ڈرتے ہی گئے تھے کہ لوگوں کو پتہ نہ لگ جائے اُن کے گاؤں میں کہ قادیان گئے ہیں۔ کہتے ہیں لیکن بفضلِ خدا مجھے کسی کا ڈر نہ تھا۔ چاہے کتنے دن اور رہ کر آتا۔ اب جبکہ مجھے حضرت مسیح موعود کی پہلی ملاقات کا وقت یاد آتا ہے تو بے حد رنج و افسوس ہوتا ہے کہ میں کیوں جلدی چلا آیا...... جب لوگوں کو میرے احمدی ہونے کا پورا یقین ہو گیا تو مجھے بھی تکلیفیں پہنچنے لگیں اور میرا پانی بند کر دیا گیا اور دکانداروں سے لین دین بند کر دیا گیا اور بھنگی کو بھی منع کر دیا گیا یہاں تک کہ ہمیں دو دو تین تین دن کے فاقے ہونے لگے لیکن خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مجھے اُس نے ثابت قدم رکھا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ362)

پھر حضرت میاں غلام محمد صاحب آرائیں بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میرے والد صاحب نے جبکہ میں بھی ایک مجلس میں اُن کے ساتھ بیٹھا تھا اور یہ بات آج سے (جب انہوں نے یہ لکھوایا ہے، تحریر دی ہے) قریباً ساٹھ سال قبل کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ عنوانات سے معلوم ہوتا ہے کہ امام مہدی پیدا ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے۔ جب بھی وہ ظاہر ہو تو فوراً اُن کو قبول کر لینا۔ کیونکہ انکار کا نتیجہ دنیا میں تباہی و بربادی ہوتی ہے۔ اور آخرت میں بھی اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ تمام حاضرین کو بار بار یہ نصیحت کی اور یہ بھی کہا کہ اگر مجھے وہ وقت ملا تو میں سب سے پہلے اُن پر ایمان لاؤں گا۔ مگر خدا کی مصلحت کہ وہ حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کرنے سے پہلے ہی وفات پا گئے۔ اُس کے بعد حضرت مسیح موعود نے دعویٰ کیا اور میرے بھانجے رحمت علی نے بیعت کی تو میں نے اُس کی سخت مخالفت کی اور کہا کہ وہ تو سیّدوں کے گھرانوں میں سے ہوگا۔ جو نشانیاں عام زبان زدِ خلائق تھیں، بتائیں اور کہا کہ تُو تو مرزے کی بیعت کر آیا ہے۔ اس پر اُس نے مجھے کہا کہ اگر اس وقت آپ نے بیعت نہ کی تو بعد میں پچھتاؤ گے۔ ایک دفعہ جا کر اُنہیں دیکھو تو۔ اُن کے بار بار کہنے پر میں قادیان اس خیال سے گیا کہ ہو سکتا ہے یہ سچے ہوں اور میں رہ جاؤں۔ بلکہ میں خود حضرت مسیح موعود سے دریافت کروں گا۔ اگر تسلی ہو گئی تو بیعت کر لوں گا۔ ازاں بعد میں حضرت صاحب کے پاس گیا تو محمد حسن اوجلہ والے نے میرا حضرت صاحب سے تعارف کروایا۔ اس وقت میں حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور

(بیت) مبارک میں مفتی محمد صادق صاحب کے ساتھ باتیں کر رہے تھے۔ اُس وقت (بیت) اس قدر چھوٹی تھی کہ اُس کی ایک صف میں صرف چھ آدمی کھڑے ہو سکتے تھے۔ میں حضرت مسیح موعود کے پاس بیٹھ گیا اور آپ کے پاؤں دبانے لگا اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کر دیا کہ میں نے امام مہدی کے متعلق علماء سے سنا ہوا ہے کہ وہ قرعہ شہر یمن میں (یہ آگے مکّہ لکھا ہوا ہے۔ شاید روایت میں غلط لکھا ہوا ہے) مکّہ کے منارے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اور امام مہدی جو سیّدوں کے گھر پیدا ہوں گے نیچے اُن کو ملیں گے۔ اور آپ تو مغلوں کے گھر پیدا ہوئے ہیں۔ یہ کس طرح آپ امام مہدی ہو سکتے ہیں۔ آپ سمجھا دیں تو بیعت کر لوں گا۔ اُس وقت حضرت مسیح موعود نے میری پشت پر ہاتھ رکھا اور مفتی صاحب و مولوی محمد حسن صاحب کو کہا کہ ان کو سمجھائیں۔ مولوی صاحب مجھے لے کر چھاپے خانے (پریس میں) چلے گئے۔ (وہاں جا کے باتیں ہوئیں اور مجھے ساری باتیں سمجھ آ گئیں) تو میں نے سمجھ آنے پر مولوی صاحب کو کہا کہ فوراً میری بیعت کروا دیں۔ وہ ظہر کا وقت تھا تو حضرت نے کہا کہ اور سمجھ لو۔ پھر حضور نے میری اور ایک اور شخص کی جو سکھ تھے اور دھرم کوٹ کے رہنے والے تھے، بیعت لی اور اُسی وقت میں نے حضرت مسیح موعود سے دریافت کیا کہ میری لڑکی جوان ہے اور اس کی منگنی اپنی ہمشیرہ کے لڑکے سے کی ہوئی ہے۔ (یہاں ایک اور بھی مسئلہ کا حل انہوں نے بتایا ہے جس کے بارہ میں عموماً سوال اٹھتے ہیں کہ ہمشیرہ کے لڑکے سے اُس کی منگنی پہلے ہی کی ہوئی ہے اور وہ غیر احمدی ہے تو اس کے متعلق کیا کروں؟) تو حضور نے فرمایا کہ ایک پاک وجود کا ٹکڑا غیروں کو دینا اچھا نہیں۔ کیونکہ وہ میرے مخالف ہیں اور جو نسل بھی اس سے پیدا ہو گی وہ میری مخالف ہو گی۔ اس پر میں نے کہا کہ حضور منگنی کو ہوئے تو قریباً اٹھارہ سال ہو گئے تو یہ کس طرح ہو گا؟ اس پر حضور نے فرمایا کہ میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا۔ اب تمہاری مرضی پر منحصر ہے۔ اُسی وقت حضور نے حکم دیا کہ اب تمہاری نماز بھی غیروں کے پیچھے نہیں ہو سکتی۔ اس کے بعد میں اپنے گھر آیا اور دوسرے دن اپنے گھر والوں کو ساتھ لے کر اپنے سسرال راچک گیا اور نماز علیحدہ پڑھنی شروع کی تو لوگوں نے کہا کہ یہ کیا مرزائی ہو گیا ہے؟ تو اس پر میں نے اُنہیں بتایا کہ میں احمدی ہو گیا ہوں۔ اس پر میرے سسر نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ کچھ عالم لاہور سے یہاں آئے ہیں۔ وہ مجھے کہتے ہیں کہ تیری لڑکی کا نکاح فسخ ہو گیا ہے۔ اس پر سسر نے اُس عالم کو کہا کہ میری لڑکی کا نکاح کیوں فسخ ہوا، تیری لڑکی کا ہو جائے۔ یہ لڑکا تو نیک ہے۔ کئی فرقے (-) میں ہیں اور سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہیں۔ پھر وہ مجھے اپنے گھر لے گئے کہ کہیں لوگ زیادتی نہ کریں اور میرے سالوں نے یعنی بیوی کے بھائیوں نے میری سخت مخالفت کی۔ میں نے یہ سمجھ کر کہ کہیں لڑائی نہ ہو جائے، اپنی بیوی کو بتایا کہ مجھے نہ ڈھونڈیں میں اپنے گاؤں جا رہا ہوں۔ جب میرے سسر صاحب کو علم ہوا تو انہوں نے ایک آدمی بھیج کر مجھے واپس بلا لیا۔ میری بیوی نے کہا کہ تو کیوں چلا گیا؟ تو میں نے کہا کہ معلوم نہیں کہ تیرا کیا ارادہ ہے اور فتنہ کے ڈر سے چلا گیا تھا۔ اُس وقت میری بیوی نے اپنے بھائیوں کو مخاطب ہو کر کہا کہ اگر احمدیت کا جھگڑا ہے تو میں پہلے احمدی اور وہ یعنی خاوند جو ہے بعد میں احمدی ہے۔ جو تم میری امداد کرتے ہو مجھے اس پر کچھ پرواہ نہیں۔ ہمیں رزق خدا دیتا ہے اس کے ساتھ جاؤں گی۔ میرا خدا رازق ہے۔ وہ اُٹھ کر میرے ساتھ چل دی۔ اس کے باپ نے پکڑ لیا اور کہا کہ جب تک میں زندہ ہوں، اُس وقت تک تو میں دوں گا یعنی اپنے گھر رکھوں گا، جب بھائیوں سے مانگنا پڑے گا اُس وقت تو جانے یا وہ۔ پھر انہوں نے غلّے کے دو گدھے لدوائے اور کپڑے وغیرہ دیئے اور ہمیں یہاں پہنچایا۔ اُس وقت میرے دو لڑکے ابراہیم، جان محمد اور ایک لڑکی برکت بی بی تھی۔ کہتے ہیں کہ حضرت صاحب نے جس لڑکی کے متعلق دریافت کرنے پر کہا تھا کہ غیروں سے نکاح کرنا درست نہیں، میں نے آتے ہی ایک رات میں سب بندوبست کر کے اُس کا نکاح اپنے گاؤں میں میاں سلطان علی صاحب سیکرٹری سے کر دیا۔ اس کی وجہ سے میری بیوی کو میری ہمشیرہ کی طرف سے تکلیف پہنچنے کا خیال تھا مگر حضور کے حکم کو مدّنظر رکھتے ہوئے اس کام کی رضامندی کا اظہار کر دیا اور اُس کو بھیج دیا۔ یعنی احمدی گھر نکاح کر دیا۔ صبح ہوتے ہی لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ غلام محمد بے ایمان ہو گیا ہے اور میرے چند رشتہ داروں نے جو غیر احمدی تھے مجھے سخت ایذائیں دیں، بڑی تکلیفیں دیں اور بہت زیادہ مارا پیٹا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 1 صفحہ 82تا84)

حضرت حافظ نبی بخش صاحب فرماتے ہیں کہ میرا بڑا لڑکا عبدالرحمٰن جو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا، 1907ء میں سکول میں ہی فوت ہو گیا۔ اُس کی سخت بیماری کی خبر سن کر میں باہر سے آیا۔ حضرت مولوی نورالدین اعظم اس کا علاج فرما رہے تھے۔ میں حضرت صاحب کے پاس گیا۔ حضور نے اپنے پاس سے کچھ گولیاں دیں کہ دودھ میں گھس کر دو۔ (گھول کر دے دو۔) ابھی یہ گولیاں نہ کھلائی تھیں کہ وہ فوت ہو گیا۔ میں نے نعش کو فیض اللہ چک لے جانے کی اجازت طلب کی جو دے دی گئی۔ دوسرے جمعہ پر میں جب پھر قادیان گیا تو مجھے دور سے دیکھ کر فرمایا میاں نبی بخش آ جاؤ۔ اُس وقت بڑے بڑے آدمی حضور کے پاس بیٹھے تھے لیکن حضور نے مجھ حقیر ناچیز کو اپنی دائیں طرف بٹھایا اور فرمایا میاں نبی بخش معلوم ہوتا ہے آپ نے بڑا صبر کیا ہے۔ میری کمر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا ہم نے آپ کے لئے بہت دعا کی ہے اور کرتا رہوں گا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نعم البدل دے گا۔ (چنانچہ پھر اُن کی اولاد بھی ہوئی۔)

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 304-303)

وقت ہے تو کچھ دینی غیرت کے واقعات بھی ہیں جو پیش کرتا ہوں۔

حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی وہ شان تھی کہ جس کسی نے بھی حضور کی ذلت و رسوائی چاہی وہ سزا سے نہ بچ سکا۔ ایک مولوی غوث محمد صاحب ساکن بھیرہ مشن سکول بٹالہ میں عربک ٹیچر تھے۔ ایک موقع پر انہوں نے اپنے مدرسے کے مسلم سٹاف کے روبرو سیدنا حضرت صاحب کی شان میں سخت گستاخانہ کلمات منہ سے نکالے۔ مجھے اُن کی یہ حرکت سخت ناگوار گزری۔ میں اُن کی اس نازیبا حرکت کی شکایت کے لئے مسٹر بی ایم سرکار ہیڈ ماسٹر کے پاس گیا۔ لیکن وہاں پہنچنے پر برق کی طرح (جب دروازے پر پہنچا تو کہتے ہیں بجلی کی طرح) میرے دل میں خیال آیا کہ ہیڈ ماسٹر صاحب تو مسیحی ہیں، عیسائی ہیں۔ باعتبار مذہب اُن کو مجھ سے کوئی ہمدردی نہیں ہو سکتی۔ دوسرے لوگوں سے بہرحال اُن کو زیادہ ہمدردی ہے کیونکہ اُن کے وجود سے اُن کے مذہب کو کوئی نقصان نہیں پہنچ رہا ہے۔ اس لئے وہ قصور میری طرف ہی منسوب کریں گے۔ مَیں رُک گیا لیکن اُسی وقت میرا دل اللہ کریم سے دعا کی طرف مائل ہو گیا اور میں نے دعا کی کہ مولیٰ کریم! اس شخص نے گو حضور کے...... پیارے مرسل (یعنی اللہ تعالیٰ کو کہا کہ تیرے پیارے مرسل) کے متعلق سخت گستاخی کے الفاظ استعمال کئے ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ جہالت اور عدمِ علمی کی وجہ سے اُس کے منہ سے ایسے الفاظ نکل گئے ہوں اور حقیقت کے معلوم ہونے پر تائب ہو جائے۔ اس لئے اللہ کو درخواست کی کہ تیرے حضور، تیری درگاہ سے یہ چاہتا ہوں کہ حضور اُن کو کوئی ایسا نشان دکھائیں جو ان کے لئے عبرت کا تو باعث ہو لیکن اس میں اُن کے لئے کوئی سزا مقدر نہ رکھی جائے۔ (عبرت بھی ہو لیکن سزا بھی نہ ہو یہ شرط رکھی۔) تو خدا تعالیٰ نے اُس کو یہ نشان دکھایا کہ ریل میں سفر کرتے اُن کا ڈیڑھ دو ماہ کا بچہ کئی دفعہ اپنی ماں کی گود سے گرا اور گر کر اُچھلا اور گاڑی کے فرش پر بھی گرا لیکن چوٹ سے محفوظ رہا۔ جب انہوں نے اس حادثے کا اپنے سفر سے واپسی پر احباب میں ذکر کیا تو میں نے اُن کو بتایا کہ آپ کے اُس دن کے واقعہ کے بعد میں نے دعا کی تھی کہ آپ کو کوئی ایسا نشان دکھایا جائے جس میں آپ مضرت سے محفوظ رہیں۔ یعنی کہ اُس کے نقصان سے محفوظ رہیں۔ اس دعا کے مطابق خدائے کریم نے آپ کو نشان دکھا تو دیا ہے اس کی قدر فرمائیں۔ لیکن انہوں نے شوخی سے جواب دیا کہ یہ اتفاق ہے۔ میں کسی نشان کا قائل نہیں ہوں۔ چونکہ اس نشان سے انہوں نے فائدہ نہ اُٹھایا۔ خدا نے اُن کو پھر اپنی گرفت میں لے لیا۔ وہ بخار میں اچانک مبتلا ہو گئے اور اسی بخار سے مر گئے لیکن مرنے سے پہلے اُن کو واضح ہو گیا کہ یہ سزا اُن کو اُن کی بدزبانی کی وجہ سے ملی ہے۔ اس لئے اپنی خطرناک حالت میں انہوں نے مجھے بار بار بلایا اور میرے جانے پر وہ کہنے لگے کہ آخر آپ نے میری شکایت کر دی۔ حالانکہ آپ نے کہا تھا کہ میں شکایت نہیں کروں گا۔ لیکن مجھے اپنی غلطی کا پتہ لگ گیا ہے اور اب مَیں آپ کو بتاتا ہوں کہ آپ ہی سچے تھے اور مَیں جھوٹا تھا"۔ (کم از کم یہ شرافت تو مرتے مرتے انہوں نے دکھائی۔)

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 156)

حضرت حافظ مبارک احمد صاحب لیکچرر جامعہ احمدیہ قادیان حضرت حافظ روشن علی صاحب کے الفاظ میں روایت بیان کرتے ہیں کہ مولوی خان ملک صاحب اپنی شہرت کے لحاظ سے تمام پنجاب بلکہ ہندوستان میں بھی مشہور تھے اور اکثر علماء اُن کے شاگرد تھے لیکن باوجود اس عزت اور شہرت کے نہایت سادہ مزاج اور صوفی منش تھے۔ حضرت مسیح موعود کے متعلق کوئی سخت لفظ نہیں سن سکتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ جلال پور شریف والے پیر مظفر شاہ صاحب نے اُن کو اپنے صاحبزادوں کی تعلیم کے لئے بلایا لیکن انہوں نے حضرت مسیح موعود کی شان میں ایک سخت کلمہ کہا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ مَیں آپ کے بچوں کو پڑھانے کے لئے تیار نہیں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 169)

حضرت منشی امام الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے جب مرزا نظام الدین اور مرزا امام الدین نے (بیت) مبارک کے نیچے دیوار کھینچ کر راستہ بند کر دیا تو احمدیوں کو اس سے بہت تکلیف پیدا ہوگئی جس پر حضرت مسیح موعود نے عدالت میں چارہ جوئی کا ارشاد فرمایا۔اس موقع پر مجھے اور اخویم منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی کو بھی ارشاد فرمایا کہ تم اپنے حلقوں میں سے ایسے ذی عزت لوگوں کی شہادت دلواؤ جو دیوار کے گزرنے سے پہلے اس راستہ سے گزرتے ہوں۔ چنانچہ میں اپنے حلقہ سے فقیر نمبردار لوہ چپ کو قادیان لایا کیونکہ یہاں ہی جیوری آئی ہوئی تھی۔ چنانچہ اُس نے شہادت دی کہ بندوبست کے دنوں میں ہم یہاں آتے رہے ہیں اور اس راستہ سے گزرتے رہے ہیں۔بعض دفعہ گھوڑوں پر سوار ہوا کرتے تھے۔مرزا نظام الدین نے اس سے شہادت سے پہلے دریافت کیا کہ تم شہادت کے لئے آئے ہو۔فقیر نمبردار نے جواب دیا ہاں۔اس پر مرزا نظام الدین نے اُس سے سخت کلامی کی جس کے جواب میں فقیر نے کہا کہ مرزا صاحب اگر آپ مجھے گالیاں دیں گے تو جب آپ ہمارے علاقہ میں شکار کے لئے نکلیں گے تو ہم اس سے بھی زیادہ سختی آپ پر کریں گے جس پر وہ خاموش ہوگئے۔اُس واقعہ کے بعد مرزا نظام الدین جو کہ میرے پہلے سے واقف تھے بوجہ ناراضگی ایک سال تک نہ بولے۔(ان سے بات نہیں کی) ایک سال کے بعد میں اتفاقاً گورداسپور گیا ہوا تھا اور عدالت کے باہر ایک عرضی نویس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ وہاں مرزا نظام الدین بھی آ گئے اور کہنے لگے۔منشی صاحب! آپ مجھ سے ناراض کیوں ہیں اور بولتے کیوں نہیں؟ مَیں نے کہا میں آپ کے ساتھ اگر بات کروں اور آپ ہمارے آقا حضرت مسیح موعود کی شان میں سخت کلامی کریں تو مجھے تکلیف ہوگی۔ کہنے لگے مَیں اُن کو بزرگ سمجھتا ہوں۔ان کی وجہ سے مجھے بہت فائدہ پہنچا ہے۔ مَیں نے اپنے باغ کی لکڑی ہزاروں روپے میں فروخت کی ہے اور اب سبزی سے ہزاروں روپے کی آمد ہوتی ہے۔اُن کے یہ بھی الفاظ تھے کہ اب مجھے ولایت کی طرح آمد ہوتی ہے۔ (یعنی بہت زیادہ آمد ہوتی ہے۔تو پھر) مَیں نے کہا کہ ٹھیک ہے اگر آپ کے یہ خیالات ہیں تو میں صلح کرتا ہوں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ319تا 321)

خلیفہ نورالدین صاحب سکنہ جمّوں فرماتے ہیں کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی احمدیت سے بہت پہلے کے میرے دوست تھے۔ایک دفعہ وہ چینیاں والی مسجد لاہور میں نماز پڑھا رہے تھے کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور اپنی علیحدہ نماز ادا کی۔مولوی صاحب نماز سے فارغ ہو کر مجھے نماز پڑھتے دیکھ کر سمجھے کہ شاید میں نے اُن کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔اور بہت خوش ہوئے۔مَیں نے کہا مولوی صاحب کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جو بھی مغرب کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے وہ آپ ہی کے پیچھے نماز پڑھتا ہے۔غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنا تو الگ رہا مجھے تو یہ بھی گوارا نہیں کہ کوئی غیر احمدی میرے پیچھے نماز پڑھے۔مولوی صاحب یہ سن کر بڑے متعجب ہوئے اور کہنے لگے کہ دوسرے احمدیوں کا تو یہ عقیدہ نہیں اور وہ تو اپنے پیچھے کسی غیر احمدی کو نماز پڑھنے سے نہیں روکتے۔(ہر ایک کا اپنا اپنا مزاج اور سوچ ہوتی ہے۔اچھا واقعہ ہے۔) میں نے کہا مولوی صاحب خدا فرماتا ہے مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ (-)(التوبۃ:113) کہ نبی اور مومنوں کو چاہئے کہ وہ مشرکوں کے لئے مغفرت نہ طلب کیا کریں، اگرچہ وہ اُن کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔کیا آپ کے عقائد مشرکانہ نہیں؟ مجھے تو آپ کے عقائد مشرکانہ لگتے ہیں اور یوں بھی مَیں بحیثیت امام اپنے غیر احمدی مقتدی کے لئے کیا دعا کروں گا کہ یااللہ مجھے بخش اور اس کو بھی بخش دے جو تیرے مسیح کا منکر ہے اور اُسے گالیاں دیتا ہے۔میں نے اس واقعہ کا ذکر حضرت مسیح موعود سے کیا تو حضور ہنس پڑے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 12صفحہ82-81)

محمد نذیر فاروقی صاحب بیان کرتے ہیں کہ کئی سال گزرنے کے بعد 1908ء میں خود اپنے گاؤں اور گردونواح میں حکیم صاحب کی مخالفت نے زور پکڑا اور ایسی تکالیف رونما ہوئی کہ جن کی تفصیل کے لئے ایک اچھے خاصے وقت کی ضرورت ہے۔لیکن اس امر کا اظہار موجب خوشی ہے کہ ہر ایسی تکلیف میں وہ ثابت قدم رہے اور اپنی خودداری اور غیرت کو کبھی بھی ملیا میٹ نہ ہونے دیا جس کے عوض میں اللہ تعالیٰ نے حکیم صاحب کی مالی حالت کو بہتر سے بہتر بنا دیا اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ، اس پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے تھے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 12صفحہ236)

حضرت شیخ زین العابدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں قریب البلوغ تھا کہ حضرت صاحب کے پاس قادیان آیا۔ابھی نیا نیا نوجوان تھا۔بلوغت کی عمر کو پہنچ رہا تھا۔حضور نے فرمایا میاں زین العابدین! کیا ابھی تک آپ کی شادی کا کوئی انتظام ہوا ہے یا نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور! منگنی ہوئی تھی مگر میرے احمدیت کی طرف مائل ہونے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔مسکرا کے فرمایا کہ تم نے تو ابھی تک بیعت نہیں کی پھر احمدیت کی وجہ سے کیسے رشتہ نہ ہو سکا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور وہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کو کافر کہو اور میں یہ کہہ نہیں سکتا۔مَیں نے اُنہیں جواب دیا تھا کہ اگر تم ایک لڑکی کی بجائے دس لڑکیاں دو تو بھی میں مرزا صاحب کو ولی اللہ ہی کہوں گا۔فرمایا اللہ تعالیٰ جو کچھ کرے گا بہتر کرے گا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ60- 59)

اللہ تعالیٰ ان تمام رفقاء کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں میں بھی صبر اور استقامت اور ثباتِ قدمی جاری فرمائے اور احمدیت اور خلافت سے ہمیشہ ان کا پختہ تعلق رہے۔

آج ابھی نمازِ جمعہ کے بعد میں ایک دو جنازے پڑھاؤں گا جن میں سے ایک جنازہ حاضر ہے جو مکرمہ امۃ الحفیظ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم شمس الحق خان صاحب مرحوم کا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا وہ رہنے کے لئے یہاں آئی تھیں۔اور ان کا کیس وغیرہ بھی پاس ہو گیا تھا، لیکن بہرحال 8/اپریل کو اُن کی اکیاسی سال کی عمر میں وفات ہوگئی۔

یہ لمبا عرصہ کوئٹہ کی صدر لجنہ رہی ہیں۔ان کو بڑی لمبی توفیق ملی ہے۔ پھر اُس کے بعد لاہور آئی ہیں تو وہاں اپنے حلقے کی صدر رہی ہیں۔(دعوت الی اللہ) کا بڑا شوق تھا۔ یہاں بھی جب آئی ہیں تو اس عمر میں بھی کوشش یہ تھی کہ انگریزی کے چند فقرے سیکھ لیں تا کہ (دعوت الی اللہ) کر سکیں۔ بڑی نیک، دعا گو، نمازوں کی پابند، نوافل کی پابند، خدمتِ خلق کرنے والی اور اس کے جذبے سے سرشار خاتون تھیں۔غریبوں کی ہمدرد تھیں۔خلافت سے بھی غیر معمولی اور والہانہ محبت تھی۔ بڑی اخلاص اور وفا سے پُر تھیں۔ بچوں کی تربیت کا بہت خیال رکھتی تھیں اور اُنہیں ہمیشہ خلافت اور نظام جماعت کی تلقین کرتی تھیں۔ایک بٹا آٹھ (1/8) حصہ کی موصیہ تھیں۔ان کی حالت تو مَیں نے دیکھی ہے جماعت سے اور خلافت سے جو وابستگی ہے اس میں یہ بہتوں کے لئے نمونہ تھیں۔ پسماندگان میں ان کی چار بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں۔ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب جو ہمارے یہاں لندن ریجن کے زعیم اعلیٰ ہیں ان کی یہ بڑی ہمشیرہ تھیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی تربیت کی ہی وجہ ہے کہ ان کی اولاد کا بھی جماعت اور خلافت سے بے انتہا تعلق ہے۔اللہ تعالیٰ اس تعلق کو بھی بڑھاتا چلا جائے اور اُن کی نسلوں میں بھی جاری رکھے تا کہ یہ جو تعلق ہے اور جماعت سے وابستگی ہے یہ اس وجہ سے مرحومہ کی روح کے لئے بھی تسکین کا باعث بنتا رہے۔ان کا ابھی نمازِ جنازہ جمعہ کے بعد ہوگا۔مَیں باہر جا کر پڑھاؤں گا۔احباب یہیں صفیں درست کر لیں۔

دوسرا جنازہ مکرم سید محمد احمد صاحب کا ہے جو سید محمد افضل صاحب (رفیق) کے بیٹے تھے اور ان کی والدہ استانی سردار بیگم صاحبہ نے بھی لمبا عرصہ سکول میں جماعت کی خدمت کی ہے۔ (رفیقہ) تو نہیں تھیں۔ بیعت حضرت مسیح موعود کے زمانے میں کر لی لیکن دیکھا نہیں تھا، بلکہ شاید اپنے خاوند سے پہلے بیعت کی تھی۔ سید محمد احمد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے صاحبزادے مرزا خلیل احمد صاحب کے رضاعی بھائی بھی تھے اور حضرت ام طاہر کی بیٹی صاحبزادی امۃ الباسط ان کے دوسرے بھائی کی رضاعی بہن تھیں۔ان کے ایک بیٹے منور احمد صاحب ہیں جو صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے داماد ہیں اور ایک بیٹے ڈاکٹر سید مظفر احمد صاحب یہیں اسکنتھورپ میں ڈاکٹر ہیں۔ایک امریکہ میں ہیں۔اسی طرح ان کے باقی بچے ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔مغفرت کا سلوک فرمائے۔ان کے بچوں کو بھی جماعت سے وابستہ رکھے اور نسلوں کو بھی خدمت کی توفیق دے۔خود بھی یہ بائیس سال اپنے حلقہ ڈیفنس لاہور میں صدر رہے ہیں۔انہوں نے جماعت کی خدمت کی ہے اور بڑی محنت سے انہوں نے وہاں گیسٹ ہاؤس کا ایک کمپلیکس خود نگرانی میں اور کم خرچ میں تعمیر کروایا۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا رہے۔ان کا جنازہ غائب ہے جو حاضر جنازے کے ساتھ ہی پڑھا جائے گا۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم ظہور احمد صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ امۃ الکریم صاحبہ اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج اٹک اہلیہ مکرم حمید احمد صاحب کی طبیعت ہڈیوں میں کمزوری کی وجہ سے کافی خراب ہے۔ گھر پر ہی علاج جاری ہے۔ خود اٹھ بیٹھ نہیں سکتیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے نیز جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم نسیم احمد بٹ صاحب سروس مینیجر فیصل آباد موٹرز فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر احمد صاحب سہگل مرحوم آف کریم نگر فیصل آباد گزشتہ 7/8 ماہ سے کافی بیمار ہیں۔ پیٹ میں پانی ہے اور جگر بھی درست کام نہیں کر رہا ہے کمزوری کافی ہے بولنے میں بھی دقت محسوس کرتی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم محض اپنے فضل و سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور معجزانہ رنگ میں شفاء عطا کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد قاسم مجوکہ صاحب دارالعلوم غربی حلقہ سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چچا مکرم حاجی ملک ولی داد مجوکہ صاحب ایک طویل علالت کے بعد 2 جون 2012ء کو فضل عمر ہسپتال میں انتقال کر گئے۔ آپ نے 90 برس سے اوپر عمر پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ کا تعلق احمد آباد جنوبی ضلع خوشاب سے تھا۔ آپ کئی برس قبل اپنے گاؤں سے ہجرت کر کے ناصر آباد ربوہ میں آباد ہو گئے۔ آپ لاولد تھے۔ 175 ایکڑ سے زائد زرعی زمین کے مالک تھے۔ اپنی زندگی میں ہی وصیت کا حساب بے باق کر دیا تھا۔ گاؤں میں اپنا رہائشی مکان وہاں کی جماعت کو عطیہ کر دیا جہاں اب ایک خوبصورت بیت الذکر اور مربی ہاؤس تعمیر کیا گیا ہے۔ اپنی زندگی میں ہی اپنی جائیداد یتامیٰ اور اقرباء میں تقسیم کر دی اور ہلکے پھلکے ہو کر اپنے مالک وخالق کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ ایک فدائی احمدی تھے اور پورے علاقہ میں اپنے زہد اور تقویٰ کی وجہ سے عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ علالت کے دوران ہماری چچی مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے شوہر کی خدمت میں دن رات ایک کئے رکھا اور اپنے عوارض کے باوجود خدمت کی ایک مثال قائم کر دی۔ جملہ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ غفور الرحیم مرحوم کو اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے ان کی نیکیوں کو قبول فرماوے اور خطاؤں سے درگزرے اور ہمیں ان کے نیک اعمال کا وارث بنائے۔ آمین

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

الفضل اور کراچی کے احباب

مکرم عبدالرشید ساٹری صاحب کراچی نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل (آنریری) سے احباب جماعت نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کیلئے فون نمبر 6320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

☆سالانہ چندہ -/2100 روپے

☆ششماہی =/1050 روپے

☆سہ ماہی =/525 روپے

☆خطبہ نمبر =/450 روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ سال 2012ء کیلئے داخلہ فارم یکم مئی تا 30 جون 2012ء مدرسۃ الحفظ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ داخلہ فارم مکمل کرنے کے بعد مدرسۃ الحفظ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 5 جولائی 2012ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔ نامکمل فارم پر کارروائی ممکن نہیں ہوگی۔ داخلہ فارم حاصل کرنے اور واپس جمع کروانے کا وقت صبح 8 تا 12 بجے ہے۔ تمام احباب سے گزارش ہے کہ مقررہ اوقات میں تشریف لائیں فارم کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ لف کریں۔

1۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی

2۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی

(انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہیں)

نوٹ: فارم پر صدر/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

اہلیت:

1۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 جولائی 2012ء تک اس کی عمر بارہ سال سے زائد نہ ہو۔

2۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔

3۔ امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو

1۔ ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 14 جولائی کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

2۔ بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 16,15 جولائی کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 12 جولائی کو دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کے لئے آنے سے قبل اس بات کی تسلی کر لیں کہ ان کا نام لسٹ میں شامل ہے۔ نیز مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

عارضی لسٹ اور تدریس کا آغاز

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 18 جولائی 2012ء کو صبح 10 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تدریس کا آغاز مورخہ یکم ستمبر 2012ء سے ہوگا حتمی داخلہ 31 دسمبر 2012ء کے بعد تسلی بخش تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

نوٹ: انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں بھجوائی جائے گی۔

جو احباب اپنے بچوں کو داخل کروانے کے خواہشمند ہیں وہ ابھی سے اپنے بچوں کو روزانہ آدھا پارہ تلاوت کی عادت ڈالیں اور آخری پارے سے حفظ کروانا شروع کروادیں۔

مدرسۃ الحفظ۔ شکور پارک نزد نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ

پوسٹ کوڈ: 35460 فون: 047-6213322

(پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وارا کین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم نعیم احمد اٹھوال صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ملتان، بہاولپور اور رحیم یار خان کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت وارا کین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 54 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور موثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ وجگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔ بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے، فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

G.H.P کی معیاری زوداثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ پوٹینسی گلاس شوا بے 10ML پلاسٹک شوا بے 25ML
Rs 20/= Rs 30/= 30/200/1000
خوبصورت بریف کیس بمعہ 240,120,60 سیل بند ادویات کے علاوہ جرمن شوا بے سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
رعایتی قیمت پیکنگ 120ML =/250 روپے

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زوداثر دوا ہے۔
دو ماہ کا علاج رعایتی قیمت =/350 روپے

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔

"ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔"

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جاسکتی ہے۔تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔آمین

(خاکسار۔مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 12 جون

طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:08
غروب آفتاب	7:16

روحی
ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
میاں غلام مصطفیٰ جیولرز
044-2003444-2689125 میرک ضلع اوکاڑہ
طالب دعا
0345-7513444
0300-6950025
میاں غلام صابر

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

قد بڑھاؤ
ایک ایسی دوا جس کے استعمال سے خدا کے فضل سے رکا ہوا قد بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
0308-7966197 ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ

بلڈنگ کنسٹرکشن
خدا تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ
سٹینڈرڈ بلڈرز کی ماہر اور تجربہ کار ٹیم کی زیر نگرانی لاہور میں اپنے گھر/ پلازہ/ملٹی سٹوری بلڈنگ کی تعمیر لیبر ریٹ بمعہ میٹریل مناسب ریٹ پر کرائیں۔
رابطہ: کرنل (ر) منصور احمد طارق، چوہدری نصراللہ خان
0300-4155689, 0300-8420143
سٹینڈرڈ بلڈرز ڈیفنس لاہور
042-35821426,35803602,35923961

FR-10

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

نیشنل الیکٹرونکس
(تمام کمپنیوں کا سامان)
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام
طالب دعا: ریحان
جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے
A/C، TV، LCD، DVD، فریج، واشنگ مشین، کوکنگ رینج گیزر اور بیشمار گھریلو اشیاء کیلئے ہماری خدمات لیں۔
1۔لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھا مل بلڈنگ لاہور
0301-4020572
042-37223228 37357309

دلہن جیولرز
04236684032
03009491442
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

ضرورت سٹاف
میٹرک پاس محنتی بچیاں جو نرسنگ کا کام سیکھنا چاہتی ہوں۔مددگار آیا کی ضرورت
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ: 047-6213944,6214499

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیچ جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

فینسی امپورٹڈ جیولری کا مرکز
کوہ نور جیولرز
بازار کلاں چوک صرافہ بازار سیالکوٹ
طالب دعا: ظہیر احمد۔تنویر احمد
0300-9613205, 052-4587020

PTCL-V فرنچائز
EVO,Brodband,Vfone
دوران سفر یا گھر میں تیز ترین EVO انٹرنیٹ MTA
Vfone موبائل میں بھی دستیاب ہے۔
تحسین ٹیلی کام حافظ آباد روڈ پنڈی بھٹیاں
میاں طارق محمود بھٹی آفس 0547-531201,2
حافظ اعجاز احمد بھٹی 0300-7627313,0547415755

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
03009488447:
E-mail:umerestate@hotmail.com